بسنت تہوار
یا
غضبِ کردار
تصنیف لطیف
شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان
قدس سرہٗ
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

بسنت تہوار یا غضبِ کردگار

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ

بسم اللہ والحمدللہ والصلوۃ علی رسولہٖ الکریم

پیش لفظ

مسلمان کو جب شیطان اپنا چیلہ بنالیتا ہے تو اس کا راہ راست پر آنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ہاں کسی کامل کی نگاہ پڑ جائے تو نہ صرف ممکن ہے بلکہ کامل انسان بن جاتا ہے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

فقیر نے قلم کے زور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے محنت کی ہے خدا کرے۔

کسی دل میں اُتر جائے بات میری

وصلی اللہ علیٰ حبیبہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

تحفہ اویسی

دیباچہ

بسنت موسم بہار کے بہانہ سے تہوار منایا جاتا ہے اس سے بدقسمت لوگ منوں ،ٹنوں گناہ سمیٹتے ہیں۔ فقیر کا ارادہ ہوا کہ اسلام کے شیدائیوں اور اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے عاشقوں کو موسم بہار کا تحفہ پیش کرے۔ وہ یہ ہے

شیخ عبدالرحمٰن الصفوری علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ ایامِ ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے اثنائے سفر ان کی زبان سے درود شریف کا ورد ہونے لگا۔ کہنے لگے میں مندرجہ ذیل درودوں کا ورد کر رہا تھا

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد عدداوراق الاشجار وصل علیٰ سیدنا محمد عدد الازھار والثمار وصل علیٰ سیدنا محمد عدد قطر البحار وصل علیٰ سیدنا محمد عدد رمل القفار وصل علیٰ سیدنا محمد عدد مافی البرای والبحار۔ (یہ درود شریف بکثرت پڑھا جائے موسم بہار کے خاتمہ تک ایک لاکھ پورا کرلیا جائے تو سبحان اللہ)

اتنے میں ایک غیبی آواز آئی اے شخص تم نے ملائکہ حفظہ کو اپنے درودوں کا ثواب لکھنے سے دنیا کی آخری گھڑی کے لئے عاجز ولاچار کردیا ہے اور اللہ جل شانہٗ نے تمہارے لئے جناتِ عدن اور نعمت ہائے جنت عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

تقبل اللہ تعالیٰ منا بفضلہٖ العظیم بجاہ حبیبہٖ الکریم

وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

۴محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

مقدمہ

بسنت میلہ ہمارے دور میں اپنے جوبن پر ہے عوام، جوان اور بچے اس کے عشق میں جنون کی حد تک سرمست ہیں۔اس پر حکومت بھی بجائے اس رسم کو مٹانے کے اُلٹا بھرپور تعاون کر رہی ہے۔ پہلے زمانوں میں اکثر قومیں اسی لہوو لعب کی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو کر تباہ و برباد ہوئیں۔ ہمارا حال بھی ان سے کچھ کم نہیں بلکہ کئی گنا آگے ہے۔ یہ والی گنبد خضراء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہے کہ ہم بچے ہوئے ہیں۔ ورنہ ہم ایسے تباہ و برباد ہوتے کہ ہمارا نام ونشان تک نہ ہوتا اور طرفہ یہ کہ یہ ہندو سکھ اسلام دشمنی کی یاد تازہ کرتے ہیں جس کی تفصیل آئے گی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

لیکن افسوس ہے اس کی یاد مناتے ہیں۔ مسلمان قوم حد سے زیادہ اس میں سرمستی دکھاتے ہیں حالانکہ ان کے اکثر کو معلوم ہے کہ اس رسم کا ہندو سکھ قوم نے اسلام دشمنی میں آغاز کیا اور آج بھی اسلام کے منہ چڑانے پہ یادگار مناتے ہیں لیکن مسلمان کو اس کا احساس نہیں۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس یاں جاتا رہا

مسلمان بھولی قوم کو معلوم بھی ہے کہ اسلام کے دشمن مسلمانوں کے تہوار منانے کے بجائے اسے مٹانے کے درپے ہیں۔ ایمانی غیرت سامنے رکھ کر جواب دیجئے کہ کیا کوئی غیر مسلم کبھی ہمارے تہواروں کا ساتھ دیتا ہے کبھی وہ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ یا عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس وغیرہ میں ہمارے ساتھ شمولیت کرتا ہے بلکہ مسلمان نما، ان کے ہمنوا ہو کر ہمارے بعض تہواروں کو نہ صرف روکتے بلکہ کشت و خون تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں اور بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس میں وہ کیا کچھ نہیں کرتے اس لئے غیور مسلمان اپنی غیرت کا ثبوت دے کر ہندو سکھ قوم کے تہوار کو اُجاگر کرنے کے بجائے اسے مٹانے میں سر کی بازی لگادیں۔ ورنہ بے غیرت انسان کے لئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

لا ایمان لمن لا غیرۃ لہ

اس کا ایمان (کامل) ہی نہیں جسے غیرت نہیں۔

اسی لئے چاہیے کہ اس کے روکنے میں جہاد سمجھ کر ایڑی چوٹی کا زور لگائے۔ خود تو اپنے لئے زہر قاتل سمجھے،

ہمسایگان سے التجا کرے، منت سماجت اور پھر عاجزی ولجاجت کو کام میں لائے، نوجوان اور بچوں کو سختی یا پیار سے اگرچہ لالچ دے کر اس گندے دھندے سے انہیں بچائے اور بروزِ قیامت اس میں سرگرمی دکھانے پر مجاہدین شہدائے اسلام کے ساتھ اُٹھنے کا انعام پائے۔

لھو و لعب اور کھیل تماشہ

ظاہر ہے کہ یہ بسنت ایک تماشہ ہی ہے کھیل کود کے سوا کچھ نہیں۔ اس کی خرابی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہے وہ فقیر آگے چل کر عرض کرے گا۔ یہاں ایک دو نظمیں عرض کردوں۔

شاید اتر جائے کسی کے دل میں میری بات

نظم

عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بونے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تونے — جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے — مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا — اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر ایک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا — پڑارہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی — جنوں کب تلک، ہوش میں اپنے آ بھی
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا — جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا — اجل تیرا کردے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا — ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا؟ — تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی — ہوئی آہ! کیا چیز مرغوب تجھ کو

کیا ہائے ! شیطاں نے مغلوب تجھ کو — سمجھ لینا چاہیے اب خوب تجھ کو
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
نہ دلدادۂ شعر گوئی رہے گا — نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا — رہے گا تو ذکر نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشہ نہیں ہے
جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر — اور اُٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہروقت پیش نظر جب ہے منظر — یہاں پر تیرا جی بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں کہیں شور و ماتم بپا ہے — کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوۂ جور و مکرو دغا ہے — غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جاہ ہے تماشا نہیں ہے

نظم نمبر۲

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے — بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر — ہووے گا ایک دن مردار یہ کرموں نے کھانا ہے
اجل کے روز کو دیکر سامان چلنے کا — زمین کے فرش پر سونا جو اینٹوں کا سرہانا ہے
نہ بیلی ہوسکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی — کیا پھرتا ہے سودائی، عمل نے کام آنا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل — کریں دعویٰ جو یہ دنیا میرا دائم ٹھکانہ ہے
غلط فہمید ہے تیری نہیں آرام اس پل پر — مسافر بے وطن ہے تو کہاں تیرا ٹھکانہ ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی؟ کہاں تخت سلیمانی؟ — گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیز یاد کر وہ دن جو ملک الموت آئے گا — نہ جائے ساتھ تیرے کو اکیلے تونے جانا ہے
نظر کر دیکھ خوشیوں میں جو ساتھی کون ہے تیرا — اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کوٹوں پر — محلاں اُچیاں والے تیرا گوریں ٹھکانہ ہے
نظر کر ماڑیاں خالی کہاں وہ ماڑیاں والے — سبھی کوڑا پیارا ہے دغابازی کا بانا ہے
غلام اکرم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرہ — خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

بسنت کی مذمت از قرآن وسنت

بسنت ایک کھیل تماشہ ہے، اور ہر کھیل تماشہ لہو ولعب ہے، اور ہر لہو ولعب حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں لہو ولعب کو حرام فرماتا ہے۔ اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے بھی۔ قرآن مجید میں اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، ایت ۶)

ترجمہ: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

احادیث

(۱) ترمذی وابوداؤد اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے سب باطل ہیں، مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو ادب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کہ یہ تینوں حق ہیں۔

(۲) امام احمد و مسلم وابوداؤد وابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نردشیر کھیلا گویا سور کے گوشت وخون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ دوسری روایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔

(۳) امام احمد نے ابوعبدالرحمٰن خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اُٹھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سور کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔

(۴) دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اصحابِ شاہ جہنم میں ہیں جو یہ کہتی ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مار ڈالا، شطرنج کھیلنے والے ہیں، جو بادشاہ پر شہ دیا کرتے ہیں اور مات کرتے ہیں۔

(۵) بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں شطرنج عجمیوں کا جوا ہے اور ابن شہاب نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطاکار اور انہیں سے دوسری روایت یہ ہے کہ وہ باطل سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو دوست نہیں رکھتا۔

(۶) ابوداؤد وابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے انس وعثمان رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے دیکھا تو فرمایا شیطان کے پیچھے پیچھے شیطان جارہا ہے۔

(۷) ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

(۸) بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں نغمہ کے وقت یا باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔

(۹) بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گانے سے دل میں نفاق اُگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اُگتی ہے۔

(۱۰) طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے سے اور گانے سننے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔

(۱۱) بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

(۱۲) ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں گڑیاں کھیلا کرتی تھیں اور کبھی رسول خدا ﷺ ایسے وقت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں۔ جب حضور ﷺ تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور ﷺ چلے جاتے لڑکیاں آجاتیں۔

(۱۳) صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں میں نبی کریم ﷺ کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند دوسری لڑکیاں بھی کھیلتیں جب حضور ﷺ تشریف لاتے وہ چھپ جاتیں حضور ﷺ ان کو میرے پاس بھیج دیتے وہ میرے پاس آکر کھیلنے لگتیں۔

فائدہ: بچیوں کا گڑیوں سے دل بہلانا ان کھیلوں میں سے نہیں جو شرعاً ممنوع ہیں۔

بسنت تہوار یا ثقافت یا قہر خداوندی کو دعوت

اگر مسلمان غیرتِ اسلامی سے محروم ہوتے ہیں، اسی لئے انہیں آگاہ کیا جائے تو پہلے تو حیلے بہانے بناتے ہیں، پھر جوش میں آجائیں تو اسے مُلّا اِزم کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ فقیر پہلے ان کے حیلے بہانے کا انکشاف کرکے اس کے مختصر دلائل پیش کرتا ہے بعض صاحبان جہلاء اور حکومتی بندے کہتے ہیں کہ بسنت تہوار نہیں بلکہ ثقافتی مشغلہ ہے۔ ان کا یہ بہانہ اس لئے غلط ہے کہ اقوام کے معروف ترین تہواروں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ ایک مخصوص پس منظر رکھتے ہیں۔ یہودیوں کا سب سے بڑا تہوار ''دہنوکا'' ایک مذہبی تہوار ہے۔ عیسائی معاشرے میں کرسمس اور ایسٹر بے حد جوش و خروش سے منائے جاتے ہیں۔ ہندو معاشرے میں مختلف تہوار منائے جاتے ہیں مثلاً دیوالی، دسہرا، ہولی، بیساکھی، بسنت وغیرہ۔ ان تمام تہواروں میں ادا کی جانے والی رسومات کو ہندو مت میں مذہبی عبادات کا درجہ حاصل ہے۔ دیوالی، دسہرا

اور ہولی کے متعلق تو سب جانتے ہیں کہ یہ ہندوؤں کے مذہبی تہوار ہیں مگر بیساکھی اور بسنت وغیرہ کے متعلق یہ غلط فہمی عام پائی جاتی ہے کہ یہ موسمی تہوار ہے۔ایسا صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جوان تہواروں میں حصہ تو لیتے ہیں البتہ ان کا پس منظر جاننے کی زحمت اُنہوں نے کبھی گوارا نہیں کی۔ اسلامی تاریخ کے قابل فخر محقّق اور سائنسدان علامہ ابو ریحان البیرونی کی شہرۂ آفاق تصنیف ''کتابِ ہند'' آج بھی ہندوستان کی تاریخ کے ضمن میں ایک مستند حوالہ سمجھی جاتی ہے۔اس کتاب کے باب نمبر ۷۶ میں اُنہوں نے ''عیدیں اور خوشی کے دن'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ عید بسنت ہندوؤں کا دن ہے۔مزید لکھتے ہیں کہ اسی مہینہ کا استوائے ربیعی ہوتا ہے جس کا نام بسنت ہے۔اسی کے حساب سے اس وقت کا پتہ لگا کر اس دن عید کرتے ہیں اور برہموں کو کھلاتے ہیں۔دیوتاؤں کی نذر چڑھاتے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ بسنت خالص ہندو تہوار ہے اور اس کا موسم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ بھارت کی بسنت کہانی ہر اسکول میں پڑھائی جاتی ہے لیکن لاعلمی یا بھارتی لابی کی کوششوں سے بسنت کو اب پاکستان میں مسلمانوں نے موسمی تہوار بنالیا ہے۔

نادان مسلمان یا حکومت کا پرستار

اور خوب سوچئے کہ ہندو مذہب کا ایک مذہبی تہوار ہے اور اس کی اصل غرض وغایۃ بھی گستاخی رسول ﷺ و فاطمہ رضی اللہ عنہا پر مبنی ہے۔(اس کی تفصیل آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ) اس کے باوجود اگر کوئی مسلمان اس تہوار میں نہ صرف دلچسپی لیتا ہے بلکہ جان ومال کی بازی لگا دیتا ہے۔اس سے اس پر حذر (ڈرتے) رہنا چاہیے کہ کل قیامت میں کہیں اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گستاخوں کی صف میں کھڑا نہ کردے۔اور ہندو سکھ قوم کے تہوار میں نہ صرف دلچسپی بلکہ جان ومال کی قربانی دیکر ان سے بھی بڑھ کر یہ تہوار مناتے ہیں تو یقیناً قیامت میں ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ میدانِ حشر میں اُٹھنا پڑے گا اور ان کے ساتھ جہنم ٹھکانا ہوگا۔حضور ﷺ نے فرمایا:

من تشبہ بقوم فھو منھم۔(ابوداؤد)

جو کسی قوم سے مشابہت کرتا ہے وہ انہی سے ہے۔

اور فرمایا

المرء مع من احب

ہر شخص قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے اسے محبت ہے۔

عاشقانِ بسنت سے اپیل یا انتباہ

ویسے تو ہر لہو ولعب اور کھیل تماشا حرام ہے لیکن بسنت بدترین نہ صرف کھیل تماشا ہے اس میں مالی اسراف کے علاوہ، جانوں کی تلفی جانخراش اور سنگین معاملہ ہے اور ایسا بُرا اور بدترین عمل ہے جس میں رسول اللہ ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی کا یادگار ہے۔ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اسلام کا نام لیوا ہو کر اپنے نبی کریم ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی کی یادگار منائے۔ اس بُری رسم تہوار بسنت میں اکثریت ہماری سُنّی برادری کی ہے۔ ان سے آگے چل کر معروضات پیش کروں گا۔ شاید کسی سُنّی بھائی کے عشق کی آگ بھڑک اُٹھے اور وہ اس بدرسم کو ختم کرنے میں اعلیٰ کردار ادا کر کے قیامت میں سچے عاشقِ رسول ﷺ کا مقام حاصل کر سکے۔

یادگار بسنت کا دلخراش واقعہ

فقیر ذیل میں اصل واقعہ ایک ایسے مؤرخ کے قلم سے پیش کرتا ہے جو اسی برادری سے تعلق رکھتا ہے جو اسلام دشمنی سے کسر نہیں کرتے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

سکھ مؤرخ ڈاکٹر بی ایس نجار اپنی کتاب ''پنجاب آخری مغل دورِ حکومت میں'' میں لکھتا ہے ''حقیقت رائے باکھ مل پوری سیالکوٹ کے کھتری کا لڑکا تھا۔ حقیقت رائے نے نبی کریم ﷺ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کاروائی کے لئے لاہور بھیجا گیا۔ اس دور میں زکریا خان پنجاب کا گورنر تھا۔ اس واقعہ سے پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا کچھ ہندو افسر زکریا خان کے پاس گئے کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظرِ ثانی سے انکار کر دیا۔ حقیقت رائے کی یادگار (مڑہی) کوٹ خواجہ سعید (کھوجے شاہی) لاہور میں ہے۔ اب یہ جگہ باوے دی مڑہی کے نام سے مشہور ہے۔ جہاں ہندو رئیس کالورام نے بسنت میلے کا آغاز کیا جس کی یادگار بھی اسی علاقہ قبرستان کے ساتھ ہی موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۷۹ پر لکھا ہے کہ پنجاب کا بسنت میلہ اسی حقیقت رائے (گستاخِ رسول) کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ افسوس ہمارے دنشواروں پر کہ اُنہوں نے سیالکوٹ شہر میں اس آنجہانی حقیقت رائے کے نام سے موسوم اسٹریٹ کا نام باوجود احتجاج کے بھی نہیں بدلا۔

اپنی غیرت ایمانی کو جگاؤ کہ یہ تو ہمارے نبی کریم ﷺ اور ان کی لاڈلی بیٹی کی گستاخی کرنے پر سزا پانے والے مجرم کو بے قصور، ناحق قتل سمجھنے والوں کی رسم ہے۔

آج ہم اپنے باپ دادا کے قاتل یا ان کو گالی دینے والے کو معاف نہیں کرتے اس کی کسی طرح مشابہت نہیں

کرتے اس کا فعل بوجہ نفرت متروک کیا جاتا ہے چہ جائیکہ اپنے والدین سے بڑھ کر محبوبِ اعظم ﷺ کے گستاخوں کی مشابہت اختیار کی جائے۔ یاد رکھئے کہ اس حالت میں جو مر گیا وہ بروز قیامت اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا اور اسی گروہ میں ان کا حشر ہوگا۔

فقیر یہ بات جذباتیت کی رو میں بہہ کر نہیں کہہ رہا بلکہ مخبرِ صادق، صادق امین، نبی مکرم ﷺ کے فرمانِ عظمت شان آپ کو یاد کرا رہا ہے۔

مزید وضاحت

سکھ مؤرخ کے بیان میں اختصار تھا اب فقیر ایک اور حوالے سے تفصیل عرض کرتا ہے

رپوٹ میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً دوسوسال قبل لاہور کے ایک ہندو طالب علم حقیقت رائے نے نبی کریم ﷺ کے خلاف دشنام طرازی کی۔ مغل دور تھا اور قاضی نے ہندو طالب علم کو سزائے موت سنادی۔ اس ہندو طالب علم کو کہا گیا کہ وہ اسلام قبول کر لے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ مگر اس نے اپنا دھرم چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ چونکہ اس نے اقرارِ جرم کر لیا تھا لہٰذا اسے پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی لاہور میں علاقہ گھوڑے شاہ میں سکھ نیشنل کالج کے گراؤنڈ میں دی گئی۔ قیامِ پاکستان میں پہلے ہندوؤں نے اس جگہ یادگار کے طور پر ایک مندر تعمیر کیا لیکن یہ آباد نہ ہو سکا اور قیام پاکستان کے چند برس بعد سکھ نیشنل کالج کے آثار بھی مٹ گئے۔ اب یہ جگہ انجینئرنگ یونیورسٹی کا حصہ بن چکی ہے۔ ہندوؤں نے اس واقعہ کو تاریخی بنانے کے لئے اپنے ہندو طالب علم کی قربانی کی بسنت کا نام دیا اور جشن کے طور پر پتنگ اُڑانے شروع کر دیئے۔ آہستہ آہستہ یہ پتنگ بازی لاہور کے علاوہ انڈیا کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی۔ اب ہندو تو اس بسنت کی بنیاد کو بھی بھول چکے مگر پاکستان میں مسلمان بسنت منا کر اسلام کی رسوائی کا اہتمام کرتے رہتے ہیں۔ ہندو نوجوان حقیقت رائے دھری کی توہین رسالت کے جرم میں ۱۸۰۳ بکرمی بمطابق ۱۷۴۷ء میں موت کی سزا دی گئی۔ اسوقت پنجاب کا گورنر زکریا خان تھا۔ زکریا خان ایک صحیح العقیدہ غیور مسلمان تھا۔ ان نے توہینِ رسالت کے مرتکب ہندو نوجوان کی موت کی سزا معاف کرنے سے قطعاً انکار کر دیا تھا۔ ہندوؤں نے حقیقت رائے دھری کو ''ہیرو'' کا درجہ دے دیا اور اس کی یاد میں بسنت میلہ شروع کر دیا۔ چونکہ حقیقت رائے کی شادی ایک سکھ لڑکی سے ہوئی تھی۔ اس لئے سکھ برادری بھی ہندوؤں کے اس غم میں برابر کی شریک تھی۔ اس میں شک نہیں کہ ہندوستان میں بسنت منانے کا تصور زمانہ قدیم سے تھا۔ مگر پنجاب میں بالعموم اور لاہور میں بالخصوص اس تہوار کو عوامی پذیرائی اس میلے کی وجہ سے حاصل ہوئی جس کا آغاز ہندوؤں نے حقیقت رائے دھری کی یاد میں کیا۔ اس بات کا اعتراف متعصب ہندوں و سکھ مؤرخین بھی کرتے ہیں۔

سیکولر لادین اور مغرب زدہ طبقہ تو ایک طرف رہا بظاہر مذہب سے لگاؤ رکھنے والے افراد کو بھی بسنت منانے سے روکا جاتا ہے تو وہ اسے محض ملاؤں کا واعظ کہتے ہوئے مسترد کر دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں پاکستان میں مذہبی پارساؤں کا ایک عوام دشمن گروہ ہے جو لوگوں کو سچی اور بے ضرر تفریح کے مواقع سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس بات کو ذہنی طور پر تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ بسنت ہندوؤں کا ایک مذہبی تہوار بھی ہے جو اسے خاص موسم میں مناتے ہیں۔ حقیقت رائے دھری کی یاد منانے والے بسنت میلہ کے پس منظر سے تو شاید ہی کوئی واقف ہو۔ ہندو سکھ مؤرخین برملا اعتراف کرتے ہیں کہ لاہور میں بسنت پنچی کے روز منایا جانے والا میلہ حقیقت رائے دھری کی یاد میں منایا جاتا ہے مگر ہمارے بعض مسلمان بضد ہیں کہ یہ صرف موسمی تہوار ہے۔ یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ بسنت ایک موسمی اور ثقافتی تہوار ہے جس کا مذہب اور قوم سے کوئی تعلق نہیں۔ تاہم ابھی ایسے بزرگ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہوں گے جو اس امر کی شہادت دیں گے کہ آزادی سے قبل بسنت کو عام طور پر ہندوؤں کا تہوار ہی سمجھا جاتا تھا اور لاہور کے قریب حقیقت رائے دھری کی سمادھی پر حاضری دیتے اور وہی میلہ لگاتے۔ مرد زرد رنگ کی پگڑیاں باندھے ہوئے اور عورتیں اسی رنگ کا لباس ساڑھی پہنتیں۔ سکھ مرد اور عورتیں اس کے علاوہ گوردوارہ اور گور مانگٹ پہ میلا لگاتے ہر جگہ خوب پتنگ بازی ہوتی۔ اندرونِ شہر بھی پتنگیں اُڑائی جاتیں اور لاکھوں روپے اس تفریح پر خرچ کیے جاتے۔ مسلمان بھی اس میں حصہ لیتے مگر زرد کپڑوں کے استعمال سے گریز کرتے۔ یہ سارا کھیل دن کو ہوتا رات کو روشنیاں لگانے اور لاؤڈ اسپیکر، آتش بازی یا اسلحہ کے استعمال کا رواج نہ تھا۔

حکومت کی سرپرستی

عرصہ دراز سے یہ تہوار بسنت، باوجود ہزاروں خرابیوں کے عوامی سطح پر ہوتا رہا۔ عشاق بسنت آرزوئیں کرتے کہ کسی طرح اس تہوار کو حکومت پاکستان کی سرپرستی نصیب ہو جائے۔ ایک صاحب چاندی پہلوان کا کہنا ہے کہ

"اگر موجود حکومت بلا روک ٹوک پچاس اوورز کا "ون ڈے میچ" کھیلتے ہوئے "400 رنز" بنانے میں کامیاب ہوگئی تو وہ دن دور نہیں جب بسنت کو موسمی تہوار کی بجائے سرکاری سرپرستی میں قومی تہوار کے طور پر منائے جانے کا سرکاری سرکلر جاری کر دیا جائے گا۔"

یہ ایک حقیقت ہے کہ بسنت، بیساکھی اور ہولی خالصتاً ہندو تہوار ہیں اگر یہ موسمی تہوار ہوتا تو قطب الدین ایبک سے لے کر بہادر شاہ ظفر تک برصغیر کا ہر مسلم حکمران اس کے فروغ میں ضرور دلچسپی لیتا۔ برصغیر کے کبھی کسی تاریخی حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ بسنت نہ صرف ہندوانہ تہوار ہے بلکہ یہ ہندوؤں کی سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات

ستودہ صفات کے ساتھ کھلی دشمنی کا بھی مظہر ہے۔

اب آپ خود ہی بتائیے کہ کیا عشق رسالت مآب ﷺ میں غازی علم الدین شہید کی پیروی کے کسی دعوے دار کو یہ زیب دیتا ہے کہ اس دن وہ ایک گستاخ رسول کی یاد میں فضاؤں میں رنگ برنگی پتنگیں یا کنکوے اُڑاتا اور لہراتا پھرے۔ بسنت کے تہوار کو قومی سطح پر فروغ دینے والے، اس حقیقت کا پس منظر، منظر عام پر آچکنے کے باوجود بھی کیا بسنت کے ہندوانہ تہوار کے وقوع پر جوش وخروش کا مظاہرہ کریں گے؟

بسنت کا تہوار ایک مرگ پرور تہوار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔اس دن ملک کے طول وعرض کے کئی گھروں میں آنگنوں میں کشتگانِ بسنت کے جنازے پڑے دکھائی دیتے ہیں۔کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس فضول ولغو اور بے ہودہ رسم کے احیاء کے موقع پر ایک ایک شہر میں کروڑوں روپے ہوا میں اڑا دیئے جاتے ہیں؟ کیا ایک فضول سی رسم پر کروڑوں، اربوں کا ضیاع کرنے والی قوم کو دنیا کی کوئی ترقی یافتہ قوم اپنی امداد کا مستحق سمجھ سکتی ہے۔

پاکستانیت درحقیقت ہندومت اور تمام ہندوانہ شعائر کے خلاف اعلانِ بغاوت کا دوسرا نام ہے۔مسلمان تو ناموسِ رسالت کے لئے اپنی جان کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے ہمہ وقت آمادہ رہتا ہے۔اس رسم کو منانے والے سے یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا تمہیں کچھ بھی پیغامِ محمد کا پاس نہیں؟ ہمارا ہیرو غازی علم الدین ہے جس نے تختہ دار کے قریب رُک کر کہا تھا:

"لوگو! گواہ رہنا میں نے ہی راج پال کو حرمتِ رسول ﷺ کی خاطر قتل کیا تھا اور آج اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے ہوئے ان پر اپنی جان نثار کررہا ہوں۔"

جی چاہتا ہے کہ غازی علم الدین شہید کی روح کو آواز دے کر کہا جائے کہ دیکھ تیرے گواہ آج ایک گستاخِ رسول ﷺ کی یاد کس طرح منا رہے ہیں۔ (رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

سعادت مند حکمران

بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس سے جو حشر منکرین کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کرتے تھے وہ سب کو معلوم ہے لیکن خدا بھلا کرے امیر محمد خان مرحوم گورنر (مغربی پاکستان) کا جس نے سرکاری سطح پر آڈر جاری کیا جو تا حال ربیع الاول شریف کا جلوس بڑی شان وشوکت سے جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں ان گنت رحمتیں نازل فرمائے۔اس کا اجر انہیں تا قیامت عطا فرماتا رہے گا اور قیامت میں خدا کرے اعلیٰ مراتب کے لوگوں کے ساتھ ان کا حشر ہو۔ (آمین)

اگرچہ اب بھی منکرین کمالاتِ مصطفی ﷺ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں لیکن الحمدللہ ناکام رہتے ہیں اور انشاء اللہ ناکام رہیں گے۔

رہے گا یونہی اُن کا چرچہ رہے گا پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

شوم بخت حکمران

یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ بسنت کا تہوار سرکاری طور پر منانے کا کس بدبخت حکمران نے حکم نافذ کیا لیکن افسوس ہے کہ ۲۰۰۰ء میں پہلی مرتبہ لاہور میں بسنت کا تہوار سرکاری سرپرستی میں منایا گیا۔ پتنگ بازی کے باقاعدہ مقابلے کرائے گئے اور جیتنے والوں کو انعام واکرام سے نوازا گیا۔ لاہور کارپوریشن اور ہائی کلچر اتھارٹی نے مال روڈ اور دیگر اہم شاہراہوں پر پتنگ نما کتبے آویزاں کیے جو کئی ماہ تک یونہی لگے رہے۔ حکومت ناجائز اسلحہ کی پکڑ دھکڑ کے بار بار اعلانات کرتی رہتی ہے مگر بسنت کے موقع پر بے تحاشا فائرنگ کرنے والوں کو گرفتار نہیں کیا جاتا۔ دھات کی ڈوروں کے استعمال کی وجہ سے واپڈا کا بجلی سپلائی کرنے کا نظام شدید متاثر ہوتا ہے۔ مگر اس جرم کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کاروائی نہیں کی جاتی۔ واپڈا کی اپیلیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اسے ہر سال کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

درسِ عبرت

ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ کہیں ہم شعوری یا غیر شعوری سے ایک گستاخِ رسول کی یاد میں منعقد کیے جانے والے بسنت میلہ میں شریک ہوکر توہین رسالت کا ارتکاب تو نہیں کررہے ہیں؟ کیا ہم ہندوؤں کے مذہبی تہوار کو مناکر دوسری قوموں سے مشابہت کے گناہ کا ارتکاب تو نہیں کررہے؟ کیا ہمارا بسنت منانے کا طور طریقہ لہو ولعب کی تعریف میں شامل تو نہیں ہے؟ اہلِ اقتدار کو بھی ضرور سوچنا چاہیے کہ وہ بسنت جیسے تہواروں کی سرپرستی کرکے کہیں مسلمانوں کے اصل تہواروں کے متعلق عام لوگوں میں عدم دلچسپی کے جذبات کو تو پروان نہیں چڑھا رہے ہیں؟ بسنت کے نام پر رقص سرور، ہلڑ بازی، ہاہو، شور شرابا، چیخ دھاڑ، فائرنگ وغیرہ مہذب قوموں کا شعار نہیں ہے۔

حکومت کی سرپرستی کے کرشمے

ظاہر ہے کہ سرپرستی سے بیکار کام بھی آسمان سے باتیں کرنے لگ جاتا ہے بالخصوص شیطانی فعل تو پورے جوش جوبن میں آجاتا ہے پھر اس کام میں شیطان اپنے چیلوں کو اس کام کے اُبھارنے کے لئے لگادیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ابلیس اپنا تخت سمندر میں بچھا کر دنیا والوں کو گناہ کرانے پر مامور کرتا ہے شام کو ہر ایک شیطان اپنی کاروائی کی رپوٹ پیش کرتا ہے۔ شیطان ہر ایک کی کاروائی پر آفریں وشاباش دیتا ہے۔ ایک

لنگڑا اور کمزور شیطان آخر میں اپنی رپوٹ یوں عرض کرتا ہے کہ آج میں نے ایک طالب علم کو مدرسہ میں جانے کا ناغہ کرادیا ہے۔شیطان اسے گلے لگا کر خوب داد دیتا ہے۔دوسرے شیطان کہتے ہیں اس کے ساتھ ایسی نوازش کیوں؟ جواب دیا کہ ایک فقیہ (عالم) مجھ پر سوزاہد سے سخت ہے یہ طالب ایک دن کے ناغہ سے ایک دن بعد کو علم سے فراغت پائے گا ہمیں اس کی ایک دن کی مہلت بھی بہت ہے۔اس پر دوسرے شیطان اپنا زور ایسی کاروائی پر لگاتے ہیں۔

درسِ عبرت: جب بسنت کی سرپرستی حکومت فرمائے تو اندازہ لگایئے کہ رعایا پاکستانی کیوں نہ بسنت پر جان کی بازی لگادے۔

بسنت منانے کا انداز

بسنت کی آمد کی بہت دھوم تھی۔عروس البلاد لاہور میں بے فکرے منچلوں میں سے ہر ایک نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر اس ہندوانہ تہوار کو منایا۔اس تہوار کو منانے میں زندہ دل لاہوریئے اس حد تک سبقت لے چکے ہیں کہ بھارت کے ہندو دانشور بھی عش عش کر اُٹھے۔ان کی باچھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔وہ محوحیرت تھے کہ ''ہندوؤں کی بربادی تک، جنگ رہے گی جنگ رہے گی'' کے نعرے لگانے والے ہندوؤں کے تہوار اس جوش وخروش اور دھوم دھڑلے سے مناتے ہیں کہ کٹر سے کٹر ہندو بھی انہیں دیکھے تو مارے رشک کے دیکھتا رہ جائے۔اب تو بعض دانشور اس تہوار کو قومی تہوار تسلیم کروانے پر تلے ہوئے ہیں حالانکہ یہ ہندوانہ تہوار ہے۔جسے بھارے کے ہندو موسم کی تبدیلی کی خوشی میں منایا کرتے تھے اور وہ بھی اسے زیادہ سے زیادہ سے ایک موسمی تہوار قرار دیتے تھے لیکن ''جانشین قائداعظم'' میاں نواز شریف کے دور میں قومی خبرنامے میں اس تہوار کی کوریج بطور ایک قومی تہوار کے پیش کی گئی۔بسنت کے حوالے سے خصوصی پروگرام دکھایا گیا اور یہ باور کروایا گیا کہ یہ قوم ''شریف برادران'' کے عہد میں اتنی خوش وخرم ہے کہ بسنت جیسے فضول اور بیہودہ تہوار پر بھی کروڑوں کی رقم ہوا میں اُڑاتے ہوئے کسی قسم کی ندامت اور خفت محسوس نہیں کرتی بلکہ اپنی اس فضول خرچی پر شاداں اور فرحاں اور نازاں ہے۔

یہ کیسا کلچر ہے کہ فضول خرچی، اسراف تبذیر اور عیاشی کا مظاہرہ کرنے والوں کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ''زندہ دل'' منچلے قرار دے رہا ہے حالانکہ یہ مردہ ''اخوان الشیاطین'' ہیں۔فضول خرچوں، مسرفوں، رنگ رلیاں منانے والوں کو رب العزت نے اسی خطاب سے یاد کیا، بیشک فضول مدوں میں دولت اُڑانے والے لوگ شیطان کے بھائی بند ہیں۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (پارہ ۱۵، سورۃ الاسراء، ایت ۲۷)

ترجمہ: بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

منچلوں نے بسنت کے روز کروڑوں روپے ہوا میں اُڑا کر ''بوکاٹا'' کردیئے۔اس خطیر سرمائے کے ضیاع پر آنسو بہانے کے بجائے بغلیں اور تالیاں بجائی جارہی ہیں۔بے فکرے دیوانوں کی طرح ڈھول کی تھاپ پر لڈیاں اور بھنگڑے ڈال رہے ہیں۔ستم بالائے ستم پاکستانی مسلمان بھارتی سکھوں کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر ناچ رہے اور ناچ رہے ہیں۔

کاش! پاکستان کی تاریخ سے نابلد ان ناچوں اور رقاصوں نے خواجہ افتخار کی کتاب ''جب امرتسر جل رہا تھا'' کے چند صفحات پڑھے ہوتے۔مساجد میں لاؤڈ اسپیکر پر جمعہ کے وعظ اور خطبے پر تو پابندی ہے لیکن بھارتی گانوں اور گیتوں کے بے سری تانوں کو کھل کر کھیلنے کی اجازت ہے کہ جس محب وطن شہری کے حسن سماعت پر جتنا چاہیں ریگ مال کریں کوئی نہیں پوچھے گا اب ان ''زندہ دل منچلوں'' اور شیطان کے بھائی بندوں سے کون کہے کہ یہ جتنی رقم تم نے ایک بے کار اور بیہودہ رسم کی نذر کردی ہے یہی رقم اگر کسی کار خیر میں صرف ہوتی تو اس سے کم از کم ہزاروں یتیم بچیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کا سامان ہوسکتا تھا۔ (رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

بسنت کا جنون

بسنت منانے کا انداز پڑھ لینے کے بعد اب اس کا جنون و عشق ملاحظہ ہو۔

بے حیائی کے اس طوفان میں گھرے لوگوں کو شیطان ایک سمت بیٹھ کر دیکھتے ہوئے بھی اس طرح مطمئن نہیں ہوا تو پھر اس نے اپنے چیلوں، عزیزوں و اقارب و شاگرد اور انسانی شکل میں موجود رفقاء کو لیکچر دیئے آپ ان کو میرے پیروکار آنجہانی ملعون (حقیقت رائے) کے کارنامے ہائے پر خراج عقیدت دینے کے لئے مکمل انتظامات و تشکیلات کے ذریعے بتدریج آگے بڑھانے میں کوئی دقیقہ فروگزشت نہیں کرنا ورنہ آپ کو معلوم ہے کہ میری لاڈلی بیٹی ''بیذخ'' آپ کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر لٹکا دے گی۔لہٰذا اب اس موقع کو غنیمت جانو۔اس کامیابی میں کئی مشنز بطریق احسن پایہ تکمیل پائیں گے۔پہلے وہ میرے بھائی ہونے کا اعزاز حاصل کریں گے (کان ادھر کرو کیونکہ میری آواز ہلکی ہے) سمجھ گئے نا! فضول خرچی کی وجہ سے ....

جس کے پاس اس کام کے لئے والدین سے بآسانی رقم نہ ملے تو اس کو کمانڈ دو کہ اس طریقے سے رقم کی دستیابی ہوگی۔برسرِ روزگار کو تو ناجائز منافع خوری سے سودی رقم (پر تمہ) جیسی لعنت میں پھنساؤ اور چوری کرانے کے لئے تیار

کراؤ۔ پھر اپنے خاص بیٹے سے مخاطب ہوا کہ اے زلنبور غور سے سن ابھی صبح صبح تیرے جھنڈے کے ساتھ وہ لوگ بظاہر تو روزگار کی تلاش میں ہوں گے مگر تو انہیں اپنے مشن کی طرف راغب کر کیونکہ اُنہوں نے صبح کا آغاز ذکر اللہ سے نہیں کیا بلکہ خیالی دنیا میں ہمارے مشن کی تقویت کے لئے تیار ہو کر آئے ہیں۔ پھر ریفریش کورس کرا کے کمانڈ دیتا ہے کہ جھوٹ سے، جھوٹی قسم سے مال بکواؤ، خراب مال نکالو کیونکہ گھر کے اخراجات میں معمول سے زیادہ ضرورت پڑے گی۔ ابھی ۱۴ فروری کی قربت ہے اس کے ساتھ بکرا عید بھی تو ہے نا کہ وہ قربانی بھی نہیں چھوڑیں گے اس لئے کہ ان میں ابھی اسلام کا نام باقی ہے کیونکہ دعویٰ تو مسلمانی کا کرتے ہیں۔

رہا لڑکیوں کو تو اُنہوں نے ماں باپ سے اتنی رقم کا تقاضا کیا اور بعض کو تقاضا کی ضرورت بھی نہیں پیش آئی تھی چونکہ اس شرارت میں والدین اپنی اولاد کو ساتھ لے جا کر خود ان کی پسند کے مطابق ڈوریں، چرخیاں، قدآدم برابر پتنگ خرید کر دیں گے۔

کہانی

چند سال کا واقعہ ہے کہ ایک ناعاقبت اندیش نے اٹھارہ سال کی عمر میں بے روزگار ہونے کی وجہ سے چھوٹی عید پر اپنی یتیمی کا تعارف کرا کر صدقہ فطرا کٹھا کیا اور وہ رقم بسنت کی رات شراب پی کر غل غپاڑہ کر کے ضائع کی اور غلیظ غلیظ گالیاں سنیں اور سنائیں۔ یہ شخص اپنی بہن کو بھی ساتھ شریک کر کے پتنگ بازی میں مصروف غلیظ سے غلیظ گالیاں، ہوٹنگ، ڈانس میں انگلی سے اشارہ اپنی بہن کی طرف کر کے دیکھ رہا تھا کہ گانے میں سُر میں یہ الفاظ ”ایہو کڑی لینی ایں ایہو کڑی لینی ایں۔“

اسے اپنی غیرت کے مردہ کرنے میں کافی تعاون کر رہے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس وقت اسے اپنی غیرت اور عقل پر پردہ پڑا ہوتا ہے۔ اس کرمستی میں مگن رقص اور سرور میں ناچتا، اُچھلتا، تھرکتا تیسری منزل سے گر کر راہی ملک جزا ہوا۔ دینی ذوق رکھنے والے افراد نے انہیں توجہ دلائی کہ اب اس کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ خوب صدقات و خیرات کرو تا کہ عذابِ قبر سے بچ جائے مگر لواحقین نے سنی ان سنی کر دی۔

اس وجہ سے سمجھدار ہوں یا نہ ہوں لوگ انہیں سمجھدار کہیں گے بلکہ وہ خود بھی اپنے تئیں سمجھدار ہونے کا تصور رکھتے ہیں۔ وہ سیانے ضیاعِ وقت، ضیاعِ مال کھیل کو جشن بہاراں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ بہار کی آمد پر منانا کیا اسلامی فعل ہے؟ اس جشن بے سود با ضرر میں ہندو قوم بھی دانتوں میں انگلی دبائے محوِ حیرت ہو گی کہ اتنا وسیع پروگرام تو ہم نے بھی کسی مد میں نہ کیا ہو گا جبکہ یہ پاکستانی مسلمان قوم تو ہم سے کئی درجے آگے بڑھ گئی۔

کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

عرصہ سے شرکائے بسنت نے خرچہ سے رقم پس انداز کرنی شروع کر دی دوکان داروں نے دیگر ضروریات کی ذخیرہ اندوزی معمول سے کم کر کے رقم کو ادھر (Invest) کرنے کا ذہن بنایا ہوتا ہے۔ زیادہ تر دکاندار (یعنی ڈور پتنگوں والے) فصلی ہوتے ہیں۔

شبِ بسنت کی تیاری میں جان سوز محنت

بسنتی (بے سُدھی) دس بجے اُٹھنے کے بجائے بارہ بجے اُٹھے تاکہ رات کو نیند کا غلبہ نہ ہو۔کام پر چلے گئے کام سے جلدی واپسی کہ رات کے لئے تیاری کرنی ہے۔ باپ بھاگا کہ اپنے بچوں کو رش کے بجائے ذرا وقت سے پہلے سامانِ تعیش خرید کر دوں۔ اس قسم کے جلد جلد پروگرام میں بھاگم بھاگ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ابھی مکانات کی چھتوں پر فلڈ لائٹ، ایمپلی فائر، ڈیک کی تنصیب ہو رہی تھی۔ اسی فضول خرچی کے ساتھ بیرون شہر کے مہمانوں کا آنا جانا شروع ہو گا اب کیا ہر طرف قد آور پتنگیں اُڑتی نظر آرہی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ کیمیکل لگی ڈور سے کسی کے ہاتھ کٹ رہے ہیں، کسی کا چہرہ تاباں داغدار ہو رہا ہے۔ کوئی احساس نہیں کہ ساتھ کون ہے؟ بوکاٹا بوکاٹا کی آوازیں، فحش گانے، مرد وزن کا اختلاط، جوان بچیوں، لڑکوں کے پتنگوں کے پیچ اور رقص وسرور جاری ہے کہ اذانِ عشاء ہوئی۔ نام کے مسلمانوں میں یہ احساس ہے کہ وقت اذان گانے باجے، موسیقی، T.V. میڈیا پروگرام کو بند کر دیتے ہیں لیکن اس رات یہ احساس بھی جاتا رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بسنت کی تباہی وبربادی کے نمونے

جو لڑکے پنجگانہ نماز کے پابند تھے وہ اس ''شبِ شرارت'' میں مگن ہو گئے۔ کیمیکلی موصل تاروں سے بجلی کی سپلائی معطل ہوئی دھماکہ ہوتے ہی کئی ایک کے گھریلو اشیاء ضروریہ (مشینری) (Unstabilized) ہونے پر بے کار ہو گئیں۔ واپڈا والے (غیر تماش بین) بھی سکھ کی نیند نہ سو سکے بار بار سپلائی جاری کرتے رہے۔ کئی بار گرڈ اسٹیشن میں آگ لگنے سے کافی نقصانات بھی ہوئے مگر پھر بھی حکومت سطح پر اس کا تدارک نہ ہو پایا اور اس شیطانی فعل کے حامیان نہ عدلیہ پاکستان سے فیصلہ اپنے حق میں پا کر، اور زیادہ منہ زور ہو گئے اور حکومتی سطح پر حقیقت کو منہ چڑھا کر ''جشن زیاں'' کو ''جشن بہاراں'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ بجلی بند ہوئی تو پھر یو پی ایس سیل بیٹری کے ذریعے اس جشن زیاں کو معطل نہ ہونے دیا ہوائی فائر سے بھی شرفاء کی نیند خراب کی اور اس ہوائی فائر سے کسی کو گولی لگی تو اس مقدس مبارک لقب ''شہید'' کا دے کر روحِ اسلام کو تڑپایا۔ اس پر تو کوئی دوست رویا بھی نہ۔ ہاں جس گھر میں مرگ ہوئی ادھر سرچ لائٹس،

فلڈ لائٹس کی معدومی نے تاریکی کا سماں پیدا کیا۔

رات فحش گانوں کی دھن میں کفریہ کلمات کے گانے بھی سنائی دیتے رہے۔اس طرح یہ رات عیشی کوشی میں گزارنے والے وقت صبح تھک کر بستر پر لیٹ گئے ۔نمازی حضرات نماز کے لئے اُٹھے تو مسجد میں پانی نہ ہونے پر(بجلی سپلائی معطل ہونے کی وجہ سے)بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔پتنگ بازوں نے صبح کی نماز کو بار سمجھتے ہوئے استراحت میں دنیوی واخروی بہتری پائی۔انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کے والدین میں وہ بھی ہیں جو نیک پروگراموں میں شرکت پر اپنی اولاد کو روکتے ہیں کہ ادھر بم بلاسٹ ہوسکتا ہے،مذہبی تناؤ میں فائرنگ متوقع ہوتی ہے۔

اب اس کھیل میں جو مرگیا تو کہتے ہیں کہ خیر موت ایک اٹل ہے بے چارے کے نصیب میں یہی رات لکھی تھی جو رات قبر میں آنی ہے وہ کوئی ٹال نہیں سکتا۔اس جیسے روزمرہ محاورات سے غم بھلاتے ہیں۔

اب بدنصیب تو وقت نزع (Agony) کلمہ پڑھنے کے بجائے اول فول (بمناسبت اس قبیح فعل کے) بکتے بکتے آغوشِ موت میں چلا گیا۔دوستی کے جھوٹے دعویدار نے کلمہ کی سعادت سے محروم کرکے نہ جانے کس منسوخ ومردود دین و مذہب پر خاتمہ تک پہنچایا ہوگا؟

شاہراؤں پر بھاگتے ہوئے لڑکے دکھائی دیتے ہیں جن کے ہاتھ میں ''ڈھانگے'' ہوتے ہیں۔منہ اُوپر کرکے سڑک کو بغیر دائیں بائیں دیکھے کراس کرتے ہوئے ٹریفک حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔ڈور پتنگ کے لوٹنے کی وجہ سے آپس میں لڑائی ہوئی،دست وگریباں ہوئے،ہاتھ تو پہلے ہی زخمی تھے لاتوں،گھونسوں سے،پھر اسی ڈھانگے سے ایک دوسرے کی خوب مدارت کی گئی۔

بسنت کی تباھی و بربادی کا نمونہ

اخبار جنگ ۲۸ فروری ۲۰۰۴ء میں لکھا ہے

گذشتہ کچھ سالوں سے ہم بہار کے موسم میں عجیب مناظر دیکھ رہے ہیں۔یہ مناظر غم اور افسوس کے ہیں اب اس موسم میں گھروں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے۔اسپتال زخمیوں سے بھر جاتے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے گلے کٹنے لگتے ہیں اور کتنے ہی بچے اور نوجوان بجلی کے تاروں اور کھمبوں سے لٹک کر لقمہٗ اجل بن جاتے ہیں۔ان لوگوں کا بھی کوئی شمار نہیں جو معذور ہوجاتے ہیں اور ان ماؤں کا بھی شمار نہیں جو اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بیٹے کو موت کے گھاٹ اُترتے دیکھتی ہیں۔

بہار کے موسم میں یہ غم بسنت کے خونی تہوار نے دیئے ہیں۔اب تک ہزاروں بچے بسنت کے خونی تہوار کی بہار کی نذر ہو چکے ہیں لیکن بسنت کی عیاشی میں مبتلا لوگوں کی بہار کی خوشیاں پوری نہیں ہوئیں۔سوال یہ ہے کہ بہار کے اس پہلو کو کوئی ہوش مند انسان پسند کرسکتا ہے؟افسوس کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔بہار کے اس خونی پہلو پر جان چھڑکنے والے کہتے ہیں ''بسنت ایک خوبصورت تہوار ہے'' یہ تفریح ہے یہ دلائل ''روشن خیال'' لوگ بسنت کے حق میں یہ دلائل دیتے ہیں۔وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جنوبی ہندوؤں نے یہ تہوار منانا شروع کیا تھا۔

نوٹ: یہ صرف ایک اخبار کا نمونہ ہے۔وہ بھی اخبار کے نمائندوں کو معلوم ہوا اور جو حالات اخبار کے علاوہ ہو گزرتے ہیں ان کا اندازہ خود لگائیے لیکن اسے سمجھے کون؟

ڈور لوٹنے اور ڈور سے سلے ہوئے کپڑے کا فتویٰ

امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت سیدی شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ اپنے فتویٰ میں ڈور لوٹنے کو حرام لکھتے ہیں اور مزید یہ کہ اس ڈور سے سلا ہوا کپڑا پہن کر نماز مکروہ بمعنی واجب الاعادہ لکھتے ہیں۔(شاید اس دور میں ڈور سلائی کے کام آتی ہوگی) لیکن بسنت کے پروانے جب اپنی پیاری جان کی پرواہ نہیں کرتے وہ اس فتویٰ کو کب خاطر میں لائیں گے لیکن خداپنج انگشت ایک نکرد۔ممکن ہے کسی بندہ خدا کو سمجھ آ جائے۔

حکایت

لاہور میں ایک مبلغ اپنے رؤف ورحیم آقا ﷺ کی سنت دعوت وتبلیغ کے لئے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر آ رہے تھے کہ یہ قاتل ڈور ان کی گردن کو کافی گہرائی تک کاٹتی چلی گئی وہ بے قابو ہو کر باہوش وحواس سڑک کے ایک طرف گرے اور زخمی حالت میں ہسپتال پہنچائے گئے۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے چند دنوں میں روبہ صحت ہو گئے۔اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اے اللہ تعالیٰ تو نے مجھے نیک کام کرنے کے لئے مزید وقت عطا کیا اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے اور میری اولاد کو تادمِ مرگ اطاعت شیطان سے محفوظ رکھ۔(آمین)

روزِ بسنت

صبح چھٹی کا دن منایا تو پھر چھتوں کے بجائے پارکوں اور میدانوں میں بڑے بڑے غیر مہذب شہریوں کا استقبال کیا گیا کہ فلاں استاد صاحب تشریف لا رہے ہیں۔نہ جانے یہ اپنی آخرت کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ یہاں اس قبیح فعل میں ان کا استقبال کیا جاتا ہے اور اگر اس جرم میں روزِ آخرت اپنے نبی کریم ﷺ کے استقبال کرنے کی سعادت سے محرومی ہوئی تو پھر............؟

قومِ لوط صرف لواطت کی غلاظت سے تباہ و برباد نہیں ہوئی بلکہ ان کے اور بھی درجنوں گندے کرتوت تھے جس کی تفصیل فقیر نے اپنی تفسیر ''فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان'' میں لکھی ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہی پتنگ بازی بھی تھی اور اسی تفسیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض بدقسمت اُمتیوں کو آپ ﷺ کی اُمت سے نکال کر قوم لوط کے ساتھ جہنم میں بھیجا جائے گا۔ اس سے بسنت کا پتنگ باز ہو یا دوسرے شوقین حضرات ابھی سے سوچ لیں کہ اگر حبیب خدا ﷺ کی محبوب اُمت سے خروج، اور بدترین قوم لوط میں داخلہ کا شوق سوار ہے تو کیجئے جو جی چاہے۔

''اختیار بدست مختار ہے'' یاد رہے کہ پتنگ بازی سب سے پہلے شیطان کے بہکانے سے قومِ لوط نے شروع کی پھر آہستہ آہستہ بغیر تعین یوم کھلنڈروں کا شغل بنتا گیا۔ کسی قوم نے اسی طرح اس کو تہوار یا جشن کے طور پر نہ منایا مگر یہ قوم دیگر تمام اقوام کو مات دے گئی۔

اویسی کی آخری گزارش

فقیر نے یہ محنت اس لئے کی ہے کہ حبیب پاک ﷺ اور اس کا رب کریم خوش ہوں۔ اگر فقیر کی اس محنت سے صرف ایک بندۂ خدا بھی اس لعنت (بسنت) سے بچ جائے۔ یہ ہے تو ایک نام لیکن اس میں خرابیاں بیشمار ہیں۔ فقیر چند ایک کی نشاندہی کرتا ہے

(۱) گستاخِ رسول ﷺ کا یادگار منانا۔ اس سے خطرہ ہے کہ یہ یادگار منانے والا اسی گستاخ کے ساتھ جہنم رسید نہ ہو۔

(۲) لہو ولعب اور کھیل تماشہ بھی بدترین قسم کا کھیل گناہ کبیرہ ہے اس کی سزا بھی جہنم کے سوا کچھ نہیں (انشاء اللہ)

(۳) تضیع اوقات

(۴) اسرافِ مال

(۵) جان کا خطرہ

(٦) دوسروں کی جان کی ہلاکت کی ذمہ داری جو

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (پارہ ۵، سورۃ النساء، ایت ۹۳)

ترجمہ: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

(۷) کم از کم دوسروں کو زخمی کرنا معمول ہے۔ شرعاً اس کی سزا بھی کبائر سے کم نہیں۔

(۸) ڈور غیر شرعی کا استعمال

(۹) قومِ لوط کے ساتھ اُٹھنا اور یہ سب سے زیادہ المناک بات ہے کہ وہ اُمت کہ جس کے داخلے کے لئے خلیل وکلیم و

دیگر انبیاء علیہم السلام آرزو کرتے گئے اور پھر جب قیامت میں انہیں اُمت مصطفیٰ ﷺ میں داخلہ ملے گا، تو پھر ان کی خوشی ومسرت کا عجب سماں ہوگا اور بسنت کے پتنگ باز کا جو حال ہوگا وہ خود بھی سوچ لے۔

(۱۰) اللہ ورسول اکرم ﷺ کی بے فرمانی کہ گناہوں سے اجتناب کے علاوہ اُنہوں نے غیروں کے مشابہت سے منع فرمایا ہے اور بسنت ہندو وسکھ قوم سے مشابہ ہے جس کی تفصیل گزری ہے۔

وصلی اللہ علیٰ حبیبہٖ الکریم الامین وعلیٰ الہٖ آصحابہ اجمعین

فقط والسلام

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

۱۴ محرم الحرام شریف ۱۴۲۶ھ بروز جمعرات